سونے کا اسلامی دینار یا کاغذ کا امریکی ڈالر؟

تمام تعریفیں اللہ کیلئے، عزت بخشی جس نے اسکی اطاعت کی، ذلیل کیا اسکو جس نے اسکی نافرمانی کی اور درود و سلام ہو اسکے نبی و مصطفی ﷺ پر اور انکے صحابہ اور جنہوں نے انکی مدد کی ان پر۔

اما بعد:

بے شک جب اللہ تعالی نے اس بڑی کائنات کو بنایا، خوبصورت اور کامل بنایا، اس پاک ذات نے بعض اشیاء کو قوت عطاء کی، بعض اشیاء کو خوبصورتی عطاء کی، بعض اشیاء کو محبت عطاء کی، بعض اشیاء کو قیمتی بنایا، جن اشیاء کو اللہ تعالی نے قیمتی بنایا اس میں سے سونا اور چاندی بھی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے: (مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لئے مزین کر دی گئی ہے، جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے اور نشاندار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے)(سورۃ آل عمران:14)

پس لوگوں نے نسل در نسل سونا چاندی کی قیمت کو جانا یہاں تک کہ کچھ لوگوں کے پاس اسکی کمی ہوئی اور کچھ لوگوں نے اسے جمع کر لیا، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے) سورۃ التوبۃ:34)

بلکہ لوگ بڑی تعداد میں خرید و فروخت نہیں کرتے تھے اپنی تجارتیں اور معاش زندگی مگر سونے چاندی کے ذریعے لیکن لوگوں نے اپنے معاملات میں بہت سی مشکلات پائیں تو پھر سکّے بنائے گئے دینار کو سونے کا اور درہم کو چاندی کا سکّہ بنایا گیا تاکہ لوگوں کو اپنے معاملات اور لین دین میں آسانی ہو۔

البتہ اللہ تعالی نے اپنے کتاب میں سونے کے دینار کا ذکر کیا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: (بعض اہل کتاب تو ایسے ہیں کہ اگر انہیں تو خزانے کا امین بنادے تو بھی وہ تجھے واپس کر دیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تو انہیں ایک دینار بھی امانت دے تو تجھے ادا نہ کریں) (سورۃ آل عمران: 75)۔

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دینار کے بارے میں اپنے شیخ ابی منظور اللغوی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دینار فارسی سے لیا گیا ہے جسکا اصل دِنّار ہے اور اگر چہ عرب لوگ دینار کے علاوہ کوئی اور نام نہیں جانتے پس یہ ایسے ہو گیا جیسے کہ عربی کا ہی ہے اور اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اپنے کتاب میں ذکر کیا اور مخاطب ہوا جو وہ جانتے تھے۔(زاد المسیر فی علم التفسیر)

جس طرح اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے نبی حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے اپنے کتاب میں درھم کا ذکر کیا، فرمایا: (اور انہوں نے اسے بہت ہی ہلکی قیمت پر گنتی کے چند درہموں پر ہی بیچ ڈالا اور وہ اس سے بہت بے رغبت تھے) (سورۃ یوسف:20)

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ درہم قیمت کے بدلے دیا گیا تھا اور درہم کی جمع دراھم ہے اور وہ سکّہ تھا اور یہ درہم بھی فارسی سے لیا گیا ہے۔(تفسیر التحریر والتنویر لان عاشور)

اور تحقیق نبی ﷺ نے جاری رکھا دینار اور دراہم سے معاملات طے کرنا اگر چہ وہ سکّے کفار کے ہی ہوں یہ کہ اگر اسکی قیمت اس میں ہو اور یہ اسکے وزن کے مطابق سونے کا یا چاندی کے ٹکڑے سے بنا ہوتا ہے، اور اس بارے میں کتب السنۃ میں احادیث بھرے پڑے ہیں۔

اور اسی وجہ سے خلیفۃ الصدیق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اسی طرح معاملات چلتے گئے جس طرح لوگ جانتے تھے - ایسے خاص معاملات میں جس دینار و درھم کو استعمال کیا جاتا تھا - کیونکہ وہ اہم اور اولیٰ جو کام تھے اس میں مشغول ہو گئے تھے۔

پھر خلیفۃ الملہم(الہام ہونے والا خلیفہ نے) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور شروع ہوا تو انہوں نے فارسی درہم کی طرح اسلامی درہم بنایا اور اس میں بعض عبارات کا اضافہ کیا، مثلا: (الحمدللہ) اور (محمد رسول اللہ) اور (لا الہ الا اللہ) اور یہ 18 ہجری میں کیا گیا۔

پھر خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح درہم بنائے اور یہ کہ اس میں کچھ تکبیر بڑھا دیا (اللہ اکبر)، اور یہ 42 ہجری کی بات ہے۔

پھر صحابیٔ رسول حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے درھم بنائے اور اس پر اپنا نام لکھوایا اور یہ 42 سے 60 ہجری کے درمیان کی بات ہے۔

مقریزی فرماتے ہیں کہ اسلامی درہم پہلے موٹے اور چھوٹے ہوا کرتے تھے پھر 61 ہجری میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ دراہم کو گول بنا دیا اور اسکے ایک طرف (محمد رسول اللہ) نقش کروایا اور دوسری جانب (امر اللہ بالوفاء) نقش کروایا۔

اور جب اموی خلیفہ عبد الملک بن مروان نے خلافت سنبھالی تو انہوں نے خالص اسلامی کرنسی بنائی جو کہ فارسی اور رومی نقش و نگار اور علامات سے خالی تھیں اور دھمکی دی عبد الملک بن مروان نے کہ جو بھی اسلامی کرنسی کے علاوہ اپنے معاملات کرے گا تو اسکا محاسبہ کیا جائے گا۔ اور سکّے بھیجے گئے (جو کہ ایسا نقش والا لوہا ہوتا تھا جو کہ دینار و درہم پر لگایا جاتا تھا یا سکّے کا ایسا سانچہ ہوتا تھا جس کے ذریعے تجارت کے کاموں پر (رسیدوں پر) مہر لگائی جاتی تھی) بھر کر تاکہ کرنسی کے کام میں جو دولہ اسلامیہ کی طرف رجوع کرے اسے دیئے جائیں اس دینار اور درہم کی ایک طرف عبارت نقش کی گئی تھی (لا الہ الا اللہ، وحدہ لا شریک لہ) اور دوسری طرف سورۃ الاخلاص: (قل ھو اللہ احد ☆ اللہ الصمد ☆ لم یلد ولم یولد ☆ ولم یکن لہ کفوا احد ☆) اور اسکے فریم کے بیرونی حصہ پر یہ آیت لکھی ہوتی تھی: (ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون) سورۃ التوبۃ: 33) اور فریم کے

دوسرے حصہ پر جس دن بنایا گیا اس دن کی تاریخ ہوتی تھی اور اس کا نص اس طرح ہوتا تھا: (شروع اللہ کے نام سے، یہ دینار یا درہم اِس اِس سن میں بنایا گیا ہے) ۔

اور اسی طرح پوری دنیا ایک دوسرے سے معاملات کرتے رہے دینار اور درہم کے ذریعے جو کہ سونے اور چاندی ہوتے تھے سکّہ کی شکل میں، پس روم کا اپنا سکّہ تھا، اور فارس کا اپنا سکّہ اور مسلمانوں کا وقت کے حساب سے اپنا سکّہ ہوتا تھا۔

یہاں تک کہ پھر یورپ اور امریکہ کے محافظوں نے اس زمانے میں دنیا کو مجبور کر دیا کہ وہ سونے اور چاندی کے سکّوں کے عوض لین دین میں کاغذ کے نوٹ استعمال کریں۔

1390 ہجری (1971م) میں ایک اقتصادی چال چلی گئی کہ متحدہ امریکی ریاستوں نے ڈالر کو سونے کے ساتھ لازم کر دیا (باندھ دیا) اور اسکے بعد فیڈرل بنک آف امریکہ نے (جسکا مالک یہودی تھا) ڈالر سونے کے بدلے بغیر قیود و شروط کے چھاپے۔

اور یہ تمام ممالک کیلئے بہت بڑا دھوکہ تھا، مسلسل مسلمانوں کے ساتھ جنگ کی وجہ سے امریکی ڈالر کی قیمت گرنے لگی اور اسکے قرضے کی شرح روزانہ بھڑنے لگی.

اور اب سے تمام مسلمانوں کو چاہیۓ کہ ڈالر کے ذریعے اپنے لین دین نہ کرے بلکہ سونے اور چاندی کے ساتھ ہی اپنے معاملات کرے تاکہ پہلے اس صلیبی امریکی قوت کو توڑا جاسکے اور دوسرا یہ کہ اس کے اصلی خسارہ کے ساتھ دوسروں کو خسارہ نہ ہو، مؤمن زیرک سمجھدار ہوتا ہے

تو اب! کیا ہی خوبصورت بات ہے کہ دولتِ اسلامیہ نے آج کرنسی بنا کر خاص اقدام کرے پھر کسی کیلئے کوئی فضیلت یا کوئی چالاکی کا راستہ نہیں ہوگا اور تحقیق تاریخ دان یہ بات کہتے ہیں کہ سن 74 ہجری میں خلیفۃ المسلمین عبد الملک بن مروان رحمہ اللہ نے اس وقت کرنسی کو تبدیل کرنے کا جو اقدام کیا تھا وہ امبراطور الروم (جستنیان الثانی) کی دھمکی

کا جواب تھا، جب عبد الملک بن مروان نے عیسائیوں کی عبارت کو تبدیل کرنے کا حکم دیا تھا جو کہ بیزنطہ سے مصر کیلئے جو خط بھیجا جاتا تھا اس کے شروع میں لکھا ہوتا تھا، (باسم الاب والابن وروح القدس) کو کلمۂ توحید میں تبدیل کیا تھا تو روم کے بادشاہ نے ایک خط کے ذریعے دھمکی دی اور اسلام اور مسلمانوں کو برا بھلا کہہ کر سخت صدمہ پہنچایا، تو اس وجہ سے خلیفۃ المسلمین نے جوابا تمام اہل الرای کو جمع کیا اس مسئلہ کے بارے میں پس سب نے مشورہ دیا کہ اپنا مسلمانوں کا سکّہ بنائیں جس پر کلمۂ توحید اور نبی ﷺ کی بعثت کا کھلا پیغام ہو اور اس کے ساتھ ساتھ بیزنطہ کے دینار کے ذریعے لین دین کا بائیکاٹ کریں تو یہ مشورہ عبد الملک بن مروان کو پسند آیا اور اپنی کرنسی جاری کرنے کا حکم دیا اور اس کے نتیجہ میں دولتِ اسلامیہ کو مالی خود مختاری اور معیشت میں کامیابی حاصل ہوئی اور یہ جستنیان صلیبی کی دھمکی کا سب سے کارگر جواب تھا، جب کہ ایک کرنسی کو دوسری کرنسی میں تبدیل کرنے کی جرات عبد الملک سے پہلے کسی نے نہیں کی تھی، پس کیا ہی خوب چیلنج دیا عبد الملک بن مروان نے کتے جستنیان ثانی کے چیلنج کا۔

اے اللہ اسلام کو سب پر غالب فرما اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما

اے اللہ دولتِ اسلامیہ کو تمکین عطا فرما

اور مشرق و مغرب میں فتوحات عطا فرما

اور درود و سلام ہو نبی محمد اور اسکے آل اور اسکے صحابہ پر